لڑکوں کا کھیل
مؤلفہ
پنڈت سرراج بہادر صاحب
بار یازدہم چھپا دسمبر ۱۸۸۸ع
مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں چھپا

تمہید

خدا کی حمد کے بعد بندہ پنڈت راج بہادر
ولد پنڈت دیبی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر
یہ عرض کرتا ہی کہ ایکروز گرمی کے دنون مین
مین ایک کاغذ پر کچھ پھول و لکیرین کھینچ رہا تھا
کہ مجھسے جناب والد ماجد اور سوامی ہا دھونڈ جی نے
کہا کہ تو کیون وقت خراب کرتا ہے جیسا اس مین

جی لگاتا ہے اوسیطور لکھنا پڑھنا کیون نہین کہ یہ
وہ تو سور ہے جو کہ اون نانون مین صاحبان ممدوح
کتاب تصنیف کرتے تھے میرے بھی جی مین آیا کہ
مین بھی ایک کتاب لکھون چنانچہ مین نے بطور
مسودہ ایک مضمون لکھا کہ جو شروع کتاب مین مندرج ہے
جب وہ اوٹھی اونکو دکھایا اونھون نے مجھکو شاباش
دی مین نے کہا کہ ایک مضمون روز لکھا کرون
بشرطیکہ آپ مثل اپنی کتابون کی میری کتاب
بھی چھپوادین اونھون نے منظور فرمایا چنانچہ
روزمرہ مین ایک مضمون پوچھہ لیا کرتا تھا اوسی کو
موافق اپنی سمجھہ کے لکھا کرتا تھا جو املا مین غلطی

ہوتی تھی صرف اوسکی اصلاح کیجاتی تھی اصل مضمون
مین ہاتھ نہین لگایا جاتا تھا اسی طرح پر چند ورق ہو گئے
تب مین نے جناب والد بزرگوار والاشان سے استدعا
کی کہ اونکو حسب قاعدہ چھپوا دیجیے اونھون نے
قبول فرمایا اور کہا کہ چونکہ یہ سب تمھارا کھیل ہے اسلیے
اسکا نام (لڑکوں کا کھیل) رکھو مین نے تسلیم کیا
یہ امر بھی لکھنے کے قابل ہے کہ میری سوین برس
اور اس کتاب کا آغاز ایک ساتھ ہوا اور ابھی
گلستان کا پہلا باب پڑھتا ہون لہذا قدر دانون سے
یہ التماس ہے کہ میری عمر اور علم پر لحاظ فرما کر حرف گیری
نکرین بلکہ اسکو بنظر اصلاح ملاحظہ فرماوین فقط

دیباچہ

خدا سب کو نعمت دیتا ہے اور سب کو خوش
رکھتا ہے اور جسکے اوپر ناراض ہوتا ہی جانیئے
کہ تباہ ہوتا ہے اور خدا نہایت پاک ہے اوسکے
برابر کوئی نہین پاک ہے اور جو اوسکی پاکیزگی کو
کوئی پہونچا رحم اوسنے کیا جسنے اوسکی صفات
کو سمجھا مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا۔

قدرت

مین ایک دن جنگل مین چلا جاتا تھا وہان کیا دیکھتا
ہون کہ قبرین بنی تھین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ئین آرہی
تھین اور اون قبرون کے اوپر یہ لکھا تھا کہ خیرات
کرنا ثواب ہے اور اوسی جگہہ ایک مداری آکر
کہنے لگا کہ مین تماشا کرتا ہون آپ دیکھیے مین نے
کہا بہت اچھا پہلے تو اوسنے ایک آم کا پیڑ اوگایا
اور ایک طشتری مین پکے پکے آم لایا اور کہنے لگا
کھائیے مین نے انکار کیا وہ غصہ مین آیا اور گھڑک کر
کہنے لگا میان کیون نہین کھاتے ہو کھاؤ آخرش

اوسکے کہنے کے موافق کھائے جب مین نے یہ پوچھا
کہ وہ جنگل مین جہان کچھ نہتھا ایک مداری نے بے فصل
کے ایکدم مین آم کا درخت لگا دیا اور پختہ آم
فوراً موجود کر دیے اوسوقت مجھکو بڑا تعجب ہوا او
خیال کیا کہ ایک انسان ناچیز کو خالق نے جب یہ
طاقت بخشی ہے کہ سمجھ مین نہین آتی تب اوس
پروردگار کی بے انتہا قدرتین کس طور کوئی سمجھ سکتا ہے

سچ بولنا

سچ بولنا بہت بہتر ہے سچ مین بے انتہا درجے کے
فائدے ہین اگر کہو کہ کونسے سچ مین فائدے ہین

کہ اس دنیا مین بھی بھلائی ہوتی ہے اور عاقبت
مین بھی بہتری سنو سچ بولنے سے کوئی حاکم ناراض
نہین ہوتا ہے اور نہ خدا بلکہ خوش ہوتے ہین بلکہ
مصرعہ راستی موجب رضائے خداست ؎ ایسے
ایسے کڑوڑہا فائدے ہوتے ہین اور کبھی کچھ ضرر
نہین پہونچتا ہے اور جو یہ کوئی کہے سچ جھوٹ
کا ثمرہ رکھتا ہے اور جھوٹ سچ کا یہ غلط ہے
ہان البتہ اوس جگہہ پر جھوٹ بولنا چاہیے
جہان کہ کوئی بیگناہ آدمی قتل کیا جاتا ہو
اور جھوٹ بولنے والا جانے کہ ہمارے جھوٹ
بولنے سے جان بخشی اوس آدمی کی ہوویگی

بقول سعدی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز
برگ گوپنکا کھیل

جھوٹ بولنا

جھوٹ بولنا بڑی بُری بات ہے نہایت درجے کا
گناہ ہے جھوٹ بولنے مین سب کوئی ناراض ہوتے
ہین کوئی خوش نہین ہوتا ہے لہذا جھوٹ بولنا
بہتر نہین ہے کچھ عاقبت کا بھی خیال رہنا چاہیے
دیکھو جھوٹ بولنے سے آدمی کا اعتبار نہین رہتا
اور سب کی نظرون مین حقیر ہو جاتا ہے

شعر

دروغ آدمی را کند شرمسار | دروغ آدمی را کند بی وقار

علم

علم نہایت فائدے کی چیز ہی ہزار ہا طرح کے علم مین فائدے ہین دیکھو علم سے عقل بڑھتی ہی ریل و تار اور کل اور پل اور نہر وغیرہ سبھی علم کے زور سے بنائے گئے ہین علم نہایت عمدہ چیز ہی اسواسطے واجب ہی کہ علم کو دل لگا کر سیکھے اور علم سے ہوشیار ہوے

شعر

بیاموز جز علم گر عاقلی | کہ بی علم بودن بود غافلی

کنجوسی

بخیلی کرنا نہایت بری بات ہی بخیل آدمی برا ہوتا ہی جو بخیلی کرتا ہے وہ آپ کھا نہین سکتا اور خیرات

نہیں کرتا ہے اس واسطے اوسکو دنیا مین اور عاقبت
مین آرام ملتا ہے بخیلی ایسی بری شے ہے جسکی کچھ
حد نہین ہے یہان تک کہ لوگ بخیل کا صبح کو نام نہین
لیتے ہین اور نہ نہین لکھتے بقول سعدی

دگر روز نگاہش کنند چاشتی	نخیزد بخیل آنکہ نامش بری

غرضکہ سیر کرنے کا نتیجہ ہے کہ آدمی کو بخیلی نکرنا چاہیے

ادب

ادب کے فائدے بیشمار ہین ادب کرنے سے
لوگ خوش ہوتے ہین اور جو ادب کرتا ہے
وہ سعادتمند اور ہر دل عزیز ہوتا ہے جو

بزرگوں کے ساتھ بے ادبی اور سخت کلامی کرنا ہر ایک کے لئے برا ہے کوئی گنہگار نہیں ہے اسواسطے بزرگوں سے ہر دم ادب کرنا چاہیے بے ادب نہیں ہونا چاہیے بلکہ روز بروز زیادہ باادب ہونا چاہیے میری یہ غرض ہے کہ اس بات کو واہیات نسمجھے بلکہ اسکے مطابق تعمیل کرے کہ باادب بانصیب بے ادب بے نصیب

جہالت

جہالت بہت بری ہے اور جاہل کی صحبت میں رہنا نہایت خراب ہے کیونکہ جاہل کی صحبت میں خود بھی جاہل ہوجاتا ہے جاہل خدا کو بھی نہیں

پہچان سکتا ہے اور اپنی بھلائی برائی کو بھی نہین
جانتا ہے کہ مین نے کیا کیا اور کیا کرتا ہون اور
مجھے لوگ کیا کہتے ہونگے اور میرا نتیجہ کیا ہوگا کچھ
خیال نہین کرتا ہے ہر دم جاہلی مین مصروف رہتا
ہے اور جاہل آدمی اپنی معاش بھی عمدہ نہین حاصل
کر سکتا ہے اور دنیا مین عزت بھی نہین پاتا ہے
اور نہ عقبے مین آرام بقول سعدی

سرانجام جاہل جہنم بود	کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

ہٹ کرنا

ہٹ کرنا نہایت خراب بات ہے ہٹ ہی سے لڑکے کو
سب کوئی تھوتھو کرتے ہین اور الو سمجھتے ہین کوئی

بہتر نہیں کہتا ہے اور جو بزرگوں کے ساتھ صحبت کرتا ہے
سو سب کی نظر سے حقیر ہو جاتا ہے اس واسطے
لڑکوں کو چاہیے کہ بڑوں کے ساتھ صحبت
کریں یہی بہتر ہے کیونکہ جب بزرگ خود خیر خواہ
ہیں اور سب طرح ہماری بھلائی چاہتے ہیں اور
ہماری خوشی کو اپنی خوشی سمجھتے ہیں پھر ہمکو صحبت
کرنے کی کیا ضرورت ہے

غصہ

غصہ کرنا حرام ہے یہ بات سچ ہے کیونکہ جب غصہ آتا ہے
تب آدمی کو کچھ نہیں سوجھتا ہے کہ میں کیا کرتا ہوں
ہر کسی کے ساتھ بدکلامی کرتا ہے خواہ بڑا ہو خواہ

چھوٹا اور جن شخصون کا ادب کرنا چاہیے اونکو مارنیکا
ارادہ کرتا ہے اور مار بھی بیٹھتا ہے غرضکہ غصہ مین
ہزارون پاپ ہوجاتے ہین غصہ ہی کی بدولت
پھانسی پانے کا مجرم ہوتا ہے اور بڑے بڑے
گناہون کا بھی مرتکب ہوتا ہے دنیا مین بھی ہزا
پاتا ہے اور عقبے مین بھی روسیاہ ہوتا ہے

عقل

عقل بھی دنیا مین بڑی نعمت ہے عقل سے آدمی
خدا کو پہچانتا ہے اور عقل ہی سے برُے بھلے آدمیون
کی پہچان ہوتی ہے عقل سے بہروپیے کو پہچانتا

اور دوست دشمن مین تمیز کرسکتا ہے عقل سی سب
ہنر بخوبی جلد حاصل کرسکتا ہے اور ہر طرح کا کمال
پیدا کرسکتا ہے عقل کی خوبی سے اپنی سب کتابون
کو اور سب چیزون کو اچھی طرح رکھہ سکتا ہی اور استعمال
مین لاسکتا ہے جو کہ عقل علم سے بڑھتی ہی اسواسطے
لڑکون کو چاہیے کہ علم کو دل لگا کے سیکھین ؎

نیک مزاجی

نیک مزاج آدمی سے سب لوگ خوش رہتی ہین اوسکی
سب جگہہ تعریف ہوتی ہی اور لوگ اوسکی ملاقات
سے نہایت خوش ہوتے ہین اور اوسکو سب کوئی

دعا دیتے ہین کوئی بد دعا نہین دیتا ہی سب کوئی
اوسکے خیرخواہ ہوتے ہین اور اوسکی صحبت کو
غنیمت سمجھتے ہین اور شکر کرتے ہین نیک مزاج
کی صحبت سے اور آدمی بھی نیک مزاج ہو جاتے
ہین اسواسطے لڑکون کو ہمیشہ نیک مزاجون مین
رہ کر نیک مزاجی سیکھنا چاہیے

محبّت

محبّت کرنا نہایت بہتر ہے محبّت مین جو فائدے
اور نقصان ہین بیان کیے جاتے ہین محبّت
اوس شخص سے کرنی چاہیے جو کہ نیک اور سچا

اور صاحب علم آدمی ہو کہ جسکی صحبت سے ترقی
علم وغیرہ کی ہو اور خراب آدمی سے کبھی دوستی
نکرے کیونکہ اگر دوستی کریگا تو وہ بھی خراب ہو جاویگا
سوائے اسکے کیا ہوگا اسی کے اوپر مین ایک نقل
لکھتا ہون کہ ایک شخص نے جسکا نام لکھنا مناسب
نہین ایک بدآدمی سے دوستی کی سو اوسکی صحبت
مین رہکر وہ بھی بد ہو گیا اسواسطے آدمی کو چاہیے
کہ خراب آدمی سے دوستی نکرے بلکہ اپنے سے
بہتر شخص کی دوستی کا ہمیشہ خواہان رہے

غرور

غرور کرنا سراسر بیہودگی اور سبب نقصان کا ہے

یعنی غرور مین یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ اوسکو برا کہتے
ہین اور گالیان دیتے ہین اور بددعا مانگتے ہین
کہ اے خدا جان اوسکی لے اور بھی بددعا دیتے
ہین کہ اوسکی ترقی نہو غرضکہ مردود خلائق ہوجاتا ہے
اور اوسکی مٹی خراب ہوجاتی ہے مثل مشہور ہے شعر

تکبر عزازیل را خوار کرد	بزندان لعنت گرفتار کرد

میری کہنے کا یہ مقصد ہے کہ لڑکے ہون خواہ جوان تکبر نکرین

دشمنی

دشمنی مین فساد بہت ہین یعنی جو کوئی کسی سے دشمنی
کرتا ہے تو وہ بھی دشمن ہوجاتا ہے اور اوسکی

جان و مال کا خواہاں ہوتا ہے اور دشمن ہمیشہ
کوستا ہے اور ترچھی آنکھ سے نظر کرتا ہے اور
جب موقع پاتا ہے تو مارنے کا ارادہ کرتا ہی
اور جان سے بھی مار ڈالتا ہے غرضکہ دشمن صفت
سبکو تکلیف دیتا ہے اور اسیطرح اور لوگونکو بھی
اپنا دشمن بناتا ہے کسیکو اپنا خیر خواہ نہین
رکھتا ہے اسواسطے دشمنی کرنا مناسب نہین

پرہیز

پرہیز کرنے سے جو فائدے اور بد پرہیزی مین جو
نقصان ہین وہ بیان کیے جاتے ہین بد پرہیزی
کرنیوالیکو دوا کرنیسے اور پرہیز کرنیکا بھی کچھ فائدہ نہین ہوتا ہی

یعنی پرہیزی چیزیں کھاتے گئے اور کسی طرح کی
بدپرہیزی کی تب ضرور خلل پہونچتا ہی یہی بدپرہیزی
مین نقصان ہین اور پرہیز مین یہ فائدہ ہین کہ
بخوبی پرہیز کرنے مین دوا کی کچھہ حاجت نہین اگر
دوا کھائی اور پرہیز نکیا تو کیا فائدہ اس سے یہ بہتر ہی
کہ دوا نہ کھاوے اور پرہیز کرے تو امید فائدہ ہے
جو لڑکے پرہیز نہین کرتے ہین اور ماں باپ جو انکی
صحت کے لیے پرہیز کراتے ہین اُنسے جو لڑکا جانے
کہ یہ میرے دشمن ہین اور دشمنی سے سب چیزین
مجھکو کھانے کو نہین دیتے ہین تو سراسر نادانی
اور بے وقوفی سے لہذا ذرا سے زبان کے

واسطے صحت مین خلل ڈالنا یہ امر مناسب نہیں ہے

طریق تعلیم

اوستادون کی خدمت کا بیان اور بزرگونکی عزت

کا مان باپ لڑکے کے واسطے نہایت عمدہ و بہتر

چھانٹ چھانٹ کے اوستاد رکھتے ہین اور خوب

تعلیم دلواتے ہین لیکن دیکھو تب لڑکا اچھی تعلیم

پاتا ہی جبکہ مان باپ اوسکو پڑھنے لکھنے مین لاڈ نکرین

بلکہ جہان تک ہوسکے لڑکے کے اوپر تاکید

کرین اور اگر لڑکے کو اوستاد مارین تو ہرگز سفارش

نکرین اور جو لوگ کہ لڑکے کی بھلائی کا خیال

نہین کرتے ہین اور لڑکے کی سفارش استادونکو
پاس کرتے ہین اون لوگونکو اس مثل پر خیال کرنا
چاہیے یعنی دان کا پیار اور اوستاد کی مار برابر ہی
اور جو کوئی اس مثل کو جھوٹ سمجھے تو اوس آدمی کی
سراسر نادانی اور بیوقوفی ہے اور جو آدمی اوستاد
کے مارنے مین لڑکے کی طرفداری نہین لیتا ہے
اوسی کا لڑکا کچھہ ہو بھی جاتا ہی عجب اوستاد کی خدمت
ہے اور جو لڑکا بزرگون کی تعظیم اور ادب کرتا ہے
وہی کچھہ سیکھتا ہی اور سب چیزین حفاظت سے
رکھہ سکتا ہے اور طالب علم کو مکتب کی لڑکون سے
لڑنا نچاہیے اور جو وہ کسی جگہ اپنے سبق مین بھولین

تو بتلا دینا چاہیے اور جو خود معلوم ہو تو دوسرے لڑکے کی خوشامد کرکے بتلوا دینا چاہیے اور اگر اوسکو بھی نہ معلوم ہو تو دوسرے سے غرضکہ لڑکی ہون خواہ جوان استادون اور بزرگونکی تعظیم سب پر واجب ہے

بھولاپن

مین جو پیچھے عقل کے مضمون مین اسکا ذکر کر چکا ہون کہ عقل سے آدمی ہر چیز کو پہچانتا ہے اوسکے اوپر ایک نقل مین لکھتا ہون کہ ایک نیب صاحب بڑے نامی گرامی لکھنؤ کے رہنے والے اور نہایت نازک مزاج تمام لکھنؤ شہر سے واقف تھے ہولی کا موسم تھا ایکروز

وقت آٹھ بجے شب کے وہ نیب صاحب اپنے
گھر مین کھانا کھانے کے لیے گئے تھے چونکہ ناز کہ مزاج
زیادہ تھے فی الجملہ کچھہ دیر ہوئی اتنے مین ایک
بہروپیا رہنے والا بنارس کا انگریز کا روپ بنا کر آیا
اوسی وقت والد ماجد اور سوامی جی نے اوسکو دیکھا
اور پہچانا اور کہا صاحب کو کرسی دو چنانچہ وہ حکم پاکر
صحن مین کرسی پر بیٹھا عجب قدرت خدا کی ہے کہ
اوسی وقت نیب جی بھی آئے اور جب اونھون نے
اوسکو دیکھا کہ ایک انگریز بیٹھا ہے دھوکا کھایا اور
فوراً اوسکو سلام کیا بہروپیے نے کہا تم افیون کہاتا
ہے کل ہماری کچہری مین حاضر ہو وسے اس مین

ماموں جان نے کہا کہ افیون کھاتے ہیں تو کیا
قصور کرتے ہیں تب اوسنے کہا کہ خفیہ فروشوں سے
یہ مول لیتا ہے تب تو منیب جی گھبرا گئے اور کہنے
لگے کہ ہم ایسا نہیں کرتے ہیں اسپر لوگوں نے
قہقہہ مارا تب وہ سمجھ گئے اور اوسکے پاس سے
اوٹھکر نشست گاہ میں آنبیٹھے اور پھر جو اون سے
کہا گیا کہ تم دھوکے میں آگئے اور تمنے بہروپیے کو
سلام کیا تو منیب جی برابر یہی کہتے تھے کہ نہیں
صاحب میں نے سلام نہیں کیا سبکو جھوٹا اور اپکو سچا بنایا
آدمی کو چاہیے کہ منیب جی کی طرح جھوٹ نہ بولے
اور لکھنو والوں کی طرح سے نازک مزاج نہ ہووے

اور عقلمندون میں ہکر عقل سیکھے

اطاعت والدین

لڑکون کو چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرین اور
ماں باپ کو خوش رکھین اور جو حکم ماں باپ فرماوین
اوسکو فی الفور بجا لاوین یا کوئی چیز لڑکے منگوائین تو
بغیر اجازت ماں باپ کے ہرگز نہ منگوائین یا اگر
کوئی چیز ماں باپ لڑکے کو کھانیکی دیوین تو انکا
انکے ہین جیسکو کھالیوین اور خوشی اپنی ظاہر کرین اور جو
چیز لڑکے کو ماں باپ دیوین خواہ کتاب ہو یا کوئی
چیز ہو سبکو احتیاط سے رکھے اور زیادہ کے لیے

ہٹ نکرے اور اوسی کو غنیمت سمجھے اور جب ماں

باپ بڑے بوڑھے ہووین تب اونکی خدمت اور

اطاعت اور فرمانبرداری کرے تب جانیے کہ وہ نہایت اچھا لڑکا ہے

سخاوت

جو آدمی کہ سخاوت کرتا ہی اوس سی نارائن راضی ہوتے

ہین اوس سے سب لوگ خوش رہتی ہین اور اوسکے

حق مین دعا کرتے ہین کہ اے خدا عمر و دولت اسکی

بڑھے اور اس سے دونا درجہ ہووے اور لوگ

اس بات کے خواہشمند ہوتے ہین کہ اسکی یہان سے

تبدیلی نہو نارائن کی دیا سے جو آدمی سخاوت کرتا ہی

اوس آدمی کی ہر شہر مین ناموری ہوتی ہے اور جب

وہ مرجاتا ہے تب بھی واہ واہ ہوتی ہے اور بعد وفات

اوسکو بیکنٹھ باس ملتا ہے اور آرام ملتا ہے اس باب

مین شیخ سعدی شیرازی ذکیا خوب فرمایا ہے شعر

اگہ گوی بہی از سخاوت بری	مشنو تا توان از سخاوت بری

سستی

سستی کرنیکے نقصان بیان کیے جاتے ہین کاہلی

ایسی خراب ہے کہ جس سے کار دنیوی مین خلل

پہونچتا ہے کہو کیا نقصان پہونچتا ہے سنو یہ ضرر

پہونچتا ہے کہ آدمی سے اوٹھا بیٹھا نہین جاتا ہے

اور کار دفتر بھی نہین کیا جاتا ہے اور ہلا بھی

نہین جاتا ہے اور وہ چاہتا ہی کہ ایک دم بھی کام
نکرون ہر وقت بیٹھا ہون تو ایسے شخص سے عقبا
کا کیا کام بنیگا ایک روزکا کام دس دن مین
کرتا ہے چنانچہ اسی کاہلی کے اوپر مین ایک مثل
لکھتا ہون کہ ایک صاحب جو اس صفت سے موصوف
ہین اونکو مین نے ایک کتاب لکھنے کے واسطے
دی تھی آدھی بمشکل تمام لکھی گئی مگر آدھی کا یہ حال ہوا
کہ وہ اچھے لکھنے والے کو ایک پہر کی لکھائی تھی اور
اونھون نے آج تک بھی نہ لکھا تاکید میری روز مرہ
انکو ہوتی تھی باوجود اسکے وہ یہی کہتے تھے شام کو
لکھ دیجاویگی شام کو کہا کہ آج معاف رکھو صبح کو

ضرور لکھدینگے قریب تین ہفتے کے ہوگیا ہی مگر
ابھی اونکی صحیح نہین ہوئی ہے دیکھیے کب صاحب
موصوف کا وعدہ پورا ہوتا ہے

چستی

جو آدمی کہ چستی کرتا ہے اوس سے سب لوگ خوش
رہتے ہین اور چالاک آدمی کو کسی بات مین کھٹکا نہین
پڑتا ہے وہ کام سرکاری بھی کرتا ہے اور کار
دنیوی بھی انجام دیتا ہے اور کام عقبیٰ کا بھی
کرتا ہے بلکہ دو دن کا کام ایکدن مین کرتا ہے اسی کے
اوپر مین ایک مثل کہتا ہون کہ کہین دو شخص چلے جاتے تھے
اونمین ایک رگھبر دیال دوسریکا نام امین نام تھا اونکی

مقابل میں ایک شیر آیا تو جب وہ نارائن کو اوپر لپکا
نارائن چالاک تھا جھٹ پٹ پیچھے سے جا کر پکڑ کر دبو مارا
اور رگھبر دیال صاحب تو نہایت موٹا اور کاہل آدمی تھا
بھاگا بھی نہ گیا کھڑا رہا اگر نارائن ساتھ نہ ہوتا تو خطرے
میں پڑتا اس سے میرے کہنے کا یہ نتیجہ ہے کہ چالاکی
سے آدمی کی جان بچتی ہے اور مال بھی پیدا کر سکتا ہے
مصرعہ آرے طریق دولت چالاکی ست و چستی فقط

قطعہ تاریخ نتائج فکر طبع عالی بنسیدھری سوامی بھارتی دھرم پال

تھا نو لکھی کتاب عمدہ	جس میں ہیں نصیحتیں خوش اسلوب
گذرا نہ دین میں بھارتی کو	تاریخ ہو عیسوی تو کیا خوب
ہاتف کو کہا قلم کو لیکر	کیا لڑکوں کا کھیل ہے یہ مرغوب
۱۸۰	۱۸۷۱

سنہ ۱۸۷۱ع